سوال

(183)اسلام میں جہیز کی کیا اہمیت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والتھم سٹولندن سے محمد رفیق لکھتے ہیں جہیز کی اہمیت کیا ہے اور اسلام نے اس کی کہاں تک اجازت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شادی کے وقت والدین کی طرف سے جب لڑکی کو خاوند کے ساتھ رخصت کیا جاتا ہے تو والدین یا دوسرے عزیز واقارب کی جانب سے اسے کچھ اشیاء یا تحائف دیئے جاتے ہیں جو وہ ساتھ لے کر اپنے خاوند کے گھر جاتی ہے۔ والدین یا دوسرے رشتہ داروں کی جانب سے لڑکی کے لئے ان چیزوں کے دیئے جانے کا جہاں تک تعلق ہے تو بنیادی طور پر اس میں کوئی قباحت نہیں۔ ہمارے ہاں اس موقع پر جو کچھ دیا جاتا ہے اسے جہیز بھی کہا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراؓ کو جب حضرت علیؓ کے ساتھ رخصت کیا تو انہیں کو گھر میں استعمال کی چند ضروری چیزیں دی تھیں جن میں کچھ کپڑے' تکیہ' پیالہ' چکی' مشکیزہ اور کچھ دوسرے برتن شامل تھے اور یہ چیزیں نے حضرت علیؓ کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی دی تھیں۔

اگر خاوند آسودہ حال ہے اور اس کی طرف سے کسی چیز کا مطالبہ بھی نہیں ہے تو والدین اگر بغیر جہیز کے بھی اپنی بیٹی کو رخصت کر دیتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے۔ لیکن بنیادی طور پر وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنی بیٹی کو سامان دے سکتے ہیں جس کی خاوند کے گھر اسے ضرورت بھی پڑتی ہے۔

جہاں تک برصغیر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ہاں جہیز کی مروجہ شکل کا تعلق ہے تو اس میں بے شمار منکرات شامل ہوگئی ہیں اور بعض حالات میں اسے ناجائز بھی قرار دیا جاسکتا ہے خاص طور پر جس انداز سے جہیز کے سامان کی نمائش کی جاتی ہے اور پھر اسے بڑائی اور تفاخر کا ذریعہ بھی سمجھا جاتا ہے اس سے بے شمار اخلاقی و معاشرتی برائیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔جھوٹی شہرت کے لئے خاندانوں اور برادریوں کے درمیان ایک دوڑ شروع ہوجاتی ہے اور پھر لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کے لئے مطالبے اور شرائط بھی آتی ہیں۔ حتیٰ کہ سامان کی فہرست پیش کی جاتی ہے کہ یہ اشیاء اگر پوری کروگے تو شادی کریں گے بعض اوقات ان کی توقع کے مطابق جہیز نہ لانے کی وجہ سے لڑکی واپس بھی بھیج دی جاتی ہے۔

یہ ایک خالص ہندوانہ رسم ہے۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لعنت کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں یہ صورت حال ہو وہاں تو خوش حال لوگوں کو مناسب جہیز دے کر سادہ طریقے سے اپنی بیٹی کو رخصت کرنا چاہئے تاکہ یہ رسم جو غریب لوگوں کے لئے ایک مصیبت بن چکی ہے' وہ اس سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔

مروجہ شکل کا ایک دوسرا پہلو بھی قابل ذکر ہے جس کی وجہ سے جہیز منکرات میں شامل ہوچکا ہے وہ فضول خرچی ہے کہ لوگ بلاضرورت محض ناموری کے لئے جہیز کی شکل میں اتنے سامان دے دیتے ہیں کہ بعض اوقات وہ ساری عمر نے کار پڑا رہتا ہے اور اس کے استعمال کی نوبت بھی نہیں آتی ۔

اسلام فضول خرچی کی سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہے ۔ لوگوں کے باہمی حقوق تو ادا نہیں کرتے 'مستحقین اور مساکین کی مدد کے لئے مال خرچ نہیں کرتے لیکن خاندان اور برادری میں محض ناک اونچی کرنے کے لئے جہیز کی رسم کے لئے بے پناہ مال خرچ کرتے ہیں ۔ یہ شکل بہر حال جائز نہیں ہے ۔ سادہ طریقے سے بغیر نمائش کے خاوند کی ضرورت اور اپنی استطاعت کو سامنے رکھتے ہوئے اگر کچھ چیزیں شادی کے موقع پر بیٹی کو دی جاتی ہیں تو یہ جائز ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص386

محدث فتویٰ